# شبِ براءت کے فضائل اور اس رات کی بدعات ورسوم

از: مولانا محمد راشد ڈسکوی
استاذ جامعہ فاروقیہ، کراچی

کچھ عرصہ بعد رمضان المبارک کی آمد ہوگی، چشمِ تصور میں ایک بار پھر آنکھیں ان مناظر سے ٹھنڈی ہونے کو بے تاب ہیں کہ پانچوں نمازوں کے وقت مؤذن کی پکار پر لبیک کہنے والے جوق در جوق خانہ، خدا کی طرف لپکے چلے آتے ہیں، جہاں ایک طرف ہر نماز سے پہلے اور نماز کے بعد مساجد میں خلق خدا کی ایک بہت بڑی تعداد قرآن حکیم کی تلاوت سے لطف اندوز ہوتی نظر آتی ہے، تو دوسری طرف بہت سے افراد نوافل کی ادائیگی میں مشغول نظر آتے ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ ذکر واذکار سے اپنے سینوں کو منور کرنے والے اور اپنے ربِّ عزَّ وجلَّ کے حضور الحاح وزاری کے ساتھ سسکتے ہوئے مناجات میں مشغول افراد کی تعداد بھی بہت بڑی ہوتی ہے۔

**شعبان المعظم میں سرکارِ دو عالم ﷺ کا معمول:**

اس برکتوں والے ماہِ مبارک کے آنے سے قبل ''شعبان المعظم'' میں ہی سرکارِ دو عالم ﷺ اس کے استقبال کے لیے کمر بستہ ہو جاتے، آپ ﷺ کی عبادات میں اضافہ ہو جاتا، نہ صرف خود بلکہ اس فکر میں آپ ﷺ اپنی امت کو بھی شریک فرماتے تھے۔

آپ ﷺ نے ''رمضان المبارک'' کے ساتھ اُنس پیدا کرنے کے لیے ''شعبان المعظم'' کی پندرہویں رات اور اس دن کے روزے کی ترغیب دی ہے اور اس بارے میں صرف زبانی ترغیب پر ہی اکتفا نہیں فرمایا؛ بلکہ آپ ﷺ عملی طور پر خود اس میدان میں سب سے آگے نظر آتے ہیں؛ چنانچہ اس ماہ کے شروع ہوتے ہی آپ ﷺ کی عبادات میں غیر معمولی تبدیلی نظر آتی جس کا اندازہ ام المؤمنین، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس ارشاد سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، آپ

فرماتی ہیں: (ما رأيته في شهرٍ أكثر صياماً منه في شعبان) کہ ”میں نے آپ ﷺ کو شعبان کے علاوہ کسی اور مہینے میں کثرت سے [نفلی] روزے رکھتے نہیں دیکھا“ (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۷۷۷)، حضور پاک ﷺ کے ”شعبان المعظم“ میں بکثرت روزہ رکھنے کی وجہ سے اس مہینے میں روزہ رکھنے کو علامہ نووی رحمہ اللہ نے مسنون قرار دیا ہے، فرماتے ہیں ”ومن المسنون صوم شعبان“ (المجموع شرح المهذب: ٦/٣٨٦)۔

مذکورہ حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر بہت سی احادیث سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ السلام کا یہ عمل اور امت کو ترغیب دینا استقبالِ رمضان کے لیے ہوتا تھا، جس کی طرف حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”اب خاص اس روزہ کی حکمت بھی سمجھیے، میرے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان سے پہلے نصف شعبان کا روزہ رمضان کے نمونہ کے لیے مسنون فرمایا ہے؛ تاکہ رمضان سے وحشت وہیبت نہ ہو کہ نہ معلوم روزہ کیسا ہوگا؟ اور کیا حال ہوگا؟ اس لیے آپ نے پندرہ شعبان کا روزہ مقرر فرمادیا کہ اس دن کا روزہ رکھ کر دیکھ لو؛ چونکہ یہ ایک ہی روزہ ہے اس لیے اس کی ہمت آسانی سے ہوجاتی ہے، جب وہ پورا ہوگیا تو معلوم ہوجاتا ہے کہ بس رمضان کے روزے بھی ایسے ہی ہوں گے اور اس تاریخ میں رات کی عبادت بھی تراویح کا نمونہ ہے، اس سے تراویح کے لیے حوصلہ بڑھتا ہے کہ جب زیادہ رات تک جاگنا کچھ بھی معلوم نہ ہوا تو تراویح کے لیے ایک گھنٹہ زیادہ جاگنا کیا معلوم ہوگا؟! بس یہ تو اعانت بالمثل علی المثل ہوئی۔ (وعظ ”الیسر مع العسر“ بعنوان نظامِ شریعت: ۶/۵۲۴، مکتبہ اشرف المعارف ملتان)“۔

اب ایک نظر اس ماہِ مبارک کی پندرہویں شب پر بھی ڈال لی جائے جس کے بارے میں بھی بہت کچھ احادیث میں مذکور ہے، جو آگے بالتفصیل آرہی ہیں، زمانۂ ماضی اور موجودہ زمانے کو دیکھتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اِس رات کے بارے میں لوگ اِفراط وتفریط کا شکار نظر آتے ہیں، اس لیے اس رات کے فضائل، اس رات کے فضائل سے محروم ہونے والے افراد اور اس رات کو ہونے والی مروج بدعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی جائے، سب سے پہلے اس رات کے بارے میں جنابِ رسول اللہ ﷺ کے مبارک فرمودات ذکر کیے جائیں گے اس کے بعد جمہور اسلاف وفقہائے امت، اہلسنّت والجماعت کے نظریات واقوال ذکر کیے جائیں گے؛ تاکہ اس رات کے بارے میں شریعت کا صحیح موقف سامنے آجائے۔

## شبِ برات کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فرامین:

(١) عن "أبي بكر الصّديق" رضي الله عنه عن "النبي" ﷺ قال: (ينزل الله إلى السماء الدنيا النصف من شعبان، فيغفر لكل شيء إلا رجل مشرك أو رجل في قلبه شحناء). (شعب الإيمان للبيهقي، رقم الحديث "٣٥٤٦": ٣٥٧/٥، مكتبة الرشد)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ "آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل پندرہویں شعبان کی رات میں آسمانِ دنیا کی طرف (اپنی شان کے مطابق) نزولِ اجلال فرماتے ہیں اور اس رات ہر کسی کی مغفرت کر دی جاتی ہے، سوائے اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے کے، یا ایسے شخص کے جس کے دل میں بغض ہو"۔

(۲) فقال "رسول الله ﷺ": (أتدرين أي ليلة هذه؟) قلت: "الله ورسوله أعلم" قال: (هذه ليلة النصف من شعبان، إن الله عزوجل يطلع على عباده في ليلة النصف من شعبان، فيغفر للمستغفرين ويرحم المسترحمين ويؤخر أهل الحقد كما هم). (شعب الإيمان للبيهقي، رقم الحديث "٣٥٥٤": ٣٦١/٥، مكتبة الرشد).

ترجمہ: "آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (اے عائشہ) جانتی بھی ہو یہ کونسی رات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، فرمایا یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے، اللہ عزوجل اس رات اپنے بندوں پر نظرِ رحمت فرماتے ہیں، اور بخشش چاہنے والوں کی مغفرت فرماتے ہیں، رحم چاہنے والوں پر رحم فرماتے ہیں، اور دلوں میں کسی مسلمان کی طرف سے بغض رکھنے والوں کو ان کی حالت پر ہی چھوڑ دیتے ہیں"۔

(٣) عن "أبي موسىٰ الأشعري" رضي الله عنه، عن "رسول الله" ﷺ قال: (إن الله ليطلع في ليلة النصف من شعبان، فيغفر لجميع خلقه إلا لمشرك أو مشاحن). (سن ابن ماجة، رقم الحديث "١٣٩٠" مكتبه أبي المعاطي).

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ "آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات رحمت کی نظر فرما کر تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتے ہیں، سوائے اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے اور دلوں میں کسی مسلمان کی طرف سے بغض رکھنے والوں کے"۔

(٤) عن "عبد الله ابن عمرو" رضي الله عنه، أن "رسول الله" ﷺ قال: (يطلع

الله عزوجل إلى خلقه ليلة النصف من شعبان، فيغفر لعباده إلا لاثنين: مشاحنٌ وقاتلُ نفسٍ).(مسند أحمد بن حنبل،رقم الحديث"٦٦٤٢":٢/١٧٦،عالم الكتب).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ"رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شعبان کی پندرہویں رات اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف رحمت کی نظر فرماتے ہیں، سوائے دو شخصوں کے باقی سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں، ایک کینہ ور، دوسرے کسی کو ناحق قتل کرنے والا"۔

(۵)عن"عثمان بن أبي العاص"رضي الله عنه، عن "النبي" ﷺ قال:(إذا كان ليلة النصف من الشعبان، نادىٰ منادٍ هل من مستغفر؟ فأغفر له، هل من سائل؟ فأعطيه، فلا يسأل أحد شيئاً إلا أعطي إلا زانية بفرجها أو مشرك).(شعب الإيمان للبيهقي،رقم الحديث"٣٥٥٥":٥/٣٦٢،مكتبة الرشد).

ترجمہ: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک پکارنے والا پکارتا ہے، ہے کوئی مغفرت کا طالب؟! کہ میں اس کی مغفرت کردوں، ہے کوئی مانگنے والا؟! کہ میں اس کو عطا کروں، اس وقت جو (سچے دل کے ساتھ) مانگتا ہے اس کو (اس کی شان کے مطابق) ملتا ہے، سوائے بدکار عورت اور مشرک کے (کہ یہ اپنی بداعمالیوں کے سبب اللہ کی عطا سے محروم رہتے ہیں)۔

(٦)عن "عائشة"رضي الله عنها عن"النبي" ﷺ قال:(هل تدرين ما في هذه الليلة يعني ليلة النصف من شعبان؟)، قالت:"ما فيها يا رسول الله؟"قال:(فيها يكتب كل مولود بني آدم في هذه السنة، وفيها أن يكتب كل هالك من بني آدم في هذه السنة، وفيها ترفع أعمالهم، وفيها تنزل أرزاقهم).(الدعوات الكبير للبيهقي، رقم الحديث"٥٣٠": ١٠/ ١٤٦،غراس للنشر والتوزيع،الكويت)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ"آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمھیں معلوم ہے اس رات یعنی شعبان کی پندرہویں رات میں کیا ہوتا ہے؟ انھوں نے دریافت فرمایا کہ: یارسول اللہ! کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس شب میں یہ ہوتا ہے کہ اس سال میں جتنے بھی پیدا ہونے والے ہیں، وہ سب لکھ دیئے جاتے ہیں، اور جتنے اس سال مرنے

والے ہیں وہ سب بھی اس رات لکھ دیے جاتے ہیں ،اور اس رات میں سب بندوں کے (سارے سال کے )اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی رات میں لوگوں کی مقررہ روزی (مقررہ وقت )پر اترتی ہے“۔

(۷)عن ”عطاء بن یسار“قال:(إذا کان لیلة النصف من شعبان نسخ الملك من یموت من شعبان إلی شعبان وإن الرجل لیظلم ویتجر وینکح النسوان وقد نسخ إسمه من الأحیاء إلی الأموات ما من لیلة بعد لیلة القدر أفضل منها، ینزل الله إلی السماء الدنیا، فیغفر لکل أحد إلا لمشرك أومشاحن أو قاطع رحم).(کنز العمال:۴۴۳۱)

ترجمہ:”حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے تو موت کا فرشتہ ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک مرنے والوں کا نام (اپنی فہرست سے )مٹا دیتا ہے اور کوئی شخص ظلم ،تجارت اور کوئی عورتوں سے نکاح کررہا ہوتا ہے اس حال میں کہ اس کا نام زندوں سے مردوں کی طرف منتقل ہو چکا ہوتا ہے،شب قدر کے بعد کوئی رات اس رات سے افضل نہیں،اللہ تعالی (اپنی شان کے مطابق ) آسمانِ دنیا پر نزول فرما کر ہر ایک کی مغفرت فرما دیتے ہیں سوائے مشرک،کینہ ور اور قطع رحمی کرنے والے کے“۔

(۸) أتاني جبرئیل علیه السلام فقال:(هذه اللیلة لیلة النصف من شعبان، واللهِ فیها عتقاءُ من النار بعدد شعورغنم کلب لا ینظر الله فیها إلی مشرك ولا مشاحن ولا إلی قاطع رحم ولا إلی مسبل ولا إلی عاق لوالدیه ولا إلی مدمن خمر) (شعب الإیمان للبیهقي،رقم الحدیث”۳۵۵۶“:۳۶۳/۵،مکتبة الرشد)

ترجمہ:”(حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا )جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے،اللہ تعالی اس رات میں بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے،جن کی تعداد ”قبیلہ کلب“ کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے؛مگر اس رات میں اللہ تعالی مشرک، اور کینہ ور،اور رشتے ناطے توڑنے والے (یعنی قطع تعلق کرنے والے )اور ازار (یعنی پاجامہ،شلوار وغیرہ )ٹخنوں سے نیچے رکھنے والے،(لوگوں )اور ماں باپ کے نافرمان اور شراب کے عادی لوگوں کی طرف رحمت کی نظر نہیں فرماتے“۔

(۹)عن ”عثمان بن محمد “قال:قال رسول الله ﷺ (تقطع الآجال من شعبان إلی شعبان حتیٰ أن الرجل لینکح ویولد له وقد خرج اسمه في الموتیٰ).

(شعب الإيمان للبيهقي، رقم الحديث "٣٥٥٨": ٥/ ٣٦٥، مكتبة الرشد)

ترجمہ: "حضرت عثمان بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (زمین پر بسنے والوں کی) عمریں ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک طے کی جاتی ہیں، یہاں تک کہ انسان شادی بیاہ کرتا ہے اوراس کے بچے پیدا ہوتے ہیں؛ حالانکہ اس کا نام مردوں کی فہرست میں داخل ہو چکا ہوتا ہے"۔

(١٠) عن "أبي الدرداء" رضي الله عنه قال: (من قام ليلتي العيدين لله محتسباً لم يمت قلبه حين تموت القلوب)، قال "الشافعي" رحمه الله: (وبلغنا أنه كان يقال إن الدعاء يستجاب في خمس ليال: في ليلة الجمعة، وليلة الأضحىٰ، وليلة الفطر، وأول ليلة من رجب، وليلة النصف من شعبان). (شعب الإيمان للبيهقي، رقم الحديث "٣٤٣٨": ٥/ ٢٨٧، مكتبة الرشد)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جس شخص نے ثواب کی امید سے عیدین کی راتوں میں قیام کیا (یعنی عبادت کے ذریعے ان کو زندہ کیا) تو اس کا دل اس (وحشت والے) دن زندہ رہے گا، جس دن لوگوں کے دل (قیامت کی ہولناکیوں کی وجہ سے) مردہ ہو جائیں گے، "امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ پانچ راتوں میں دعاؤں کو قبول کیا جاتا ہے، جمعہ کی رات، عید الاضحیٰ کی رات، عید الفطر کی رات، رجب کی پہلی رات، اور شعبان کی پندرہویں رات"۔

مذکورہ ارشادات کے علاوہ اور بہت سی روایات میں اس رات کے فضائل وارد ہوئے ہیں اس وقت ان سب کا جمع کرنا مقصود نہیں، بس ایک خاص جہت سے ایک نمونہ سامنے لانا مقصود ہے۔ وہ خاص پہلو یہ ہے کہ مذکورہ تمام احادیث میں جہاں عظیم الشان فضائل مذکور ہیں، وہاں بہت سے ایسے (بدقسمت) افراد کا تذکرہ ہے، جو اس مبارک رات میں بھی رب عزوجل کی رحمتوں اور بخششوں سے محروم رہتے ہیں، ذیل میں ان گناہوں کا اجمالی تذکرہ کیا جاتا ہے؛ تاکہ تھوڑا سا غور کرلیا جائے کہ کہیں ہم بھی ان رذائل میں تو مبتلا نہیں! اللہ نہ کرے کہ ہمارے اندر ان میں سے کچھ ہو، اور اگر کچھ ہو تو اس سے بروقت چھٹکارا حاصل کرسکیں:

**"شب براءت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم افراد":**

(۱) مسلمانوں سے کینہ، بغض رکھنے والا۔ (۲) شرک کرنے والا۔ (۳) ناحق قتل کرنے

والا۔(۴) زنا کرنے والی عورت۔(۵) قطع تعلقی کرنے والا۔(۶) ازار (شلوار، تہبند وغیرہ) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔(۷) والدین کا نافرمان۔(۸) شراب پینے والا۔

## (۱) کینہ، بغض:

کسی شخص پر غصہ پیدا ہوا اور یہ شخص کسی وجہ سے اس پر غصہ نہ نکال سکے تو اس کی وجہ سے دل میں جو گرانی پیدا ہوتی ہے، اس کو ''کینہ'' کہتے ہیں، اسی کا دوسرا نام ''بغض'' بھی ہے، کینہ و بغض محض ایک گناہ یا عیب نہیں؛ بلکہ یہ اور بہت سارے گناہوں کا مجموعہ ہے، امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غصہ سے کینہ اور کینہ سے ''آٹھ'' گناہ پیدا ہوتے ہیں،(۱) حسد،(۲) شماتت،(۳) سلام کا جواب نہ دینا،(۴) حقارت کی نگاہ سے دیکھنا،(۵) غیبت، جھوٹ اور فحش گوئی کے ساتھ زبان دراز کرنا،(۶) اس کے ساتھ مسخرا پن کرنا،(۷) موقع پاتے ہی اس کو ستانا،(۸) اس کے حقوق ادا نہ کرنا۔(کیمیائے سعادت،ص:۳۳۲) اس کے علاوہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ ''کینہ ور کی بخشش نہیں کی جاتی'' (مشکاۃ المصابیح،ص:۴۲۷) اس جیسی اور بہت سی احادیث سے کینہ کی برائی اور مذمت سامنے آتی ہے؛ اس لیے غور کرکے اپنے آپ کو اس برائی سے بچانا از حد ضروری ہے، اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ جیسے ہی کسی پر غصہ آئے فوراً اس کو معاف کردیا جائے، ہرگز اس کے خلاف کسی بات کو دل میں نہ رہنے دیا جائے، اور اس سے میل جول اور سلام وکلام شروع کردیا جائے۔

## (۲) شرک:

اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفاتِ مختصہ میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک کہلاتا ہے، شرک توحید کی ضد ہے، موجودہ دور میں شرک کی جتنی صورتیں مروج ہیں، ان سب سے بچنا ضروری ہے، مثلاً: غیر اللہ کو مختار کل، نفع ونقصان کا مالک، زندہ کرنے اور مارنے پر قادر، بیمار کرنے اور شفاء دینے پر قادر، روزی میں وسعت اور تنگی پیدا کرنے پر قادر سمجھنا، انبیاء کرام و اولیاء عظام کے تقرب کے حصول کے لیے ان کے نام کی نذر و نیاز اور منت ماننا، ان کی قبروں پر سجدہ کرنا، ان کو عالم الغیب اور حاضر و ناظر سمجھنا سب شرک کی اقسام ہیں، پھر شرک کی دو قسمیں ہیں: شرک اکبر اور شرک اصغر، شرک اکبر کی تفصیل تو گذر چکی، شرک اصغر میں ریاکاری، بدشگونی اور غیر اللہ کے نام کی قسمیں کھانا وغیرہ شامل ہے، شرک کا انجام دوزخ بتایا گیا ہے، ﴿إن الله لا يغفر أن يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشآء، ومن يشرك بالله فقدضلّ ضلالاً بعيداً﴾ (النساء:۱۱۶) ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس کو تو بے شک نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے، لیکن

اس کے علاوہ جس کسی کو بھی چاہے گا بخش دے گا، اور جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، وہ یقیناً بڑی دور کی گمراہی میں پڑ گیا''۔

**(۳) ناحق قتل:**

بغیر کسی شرعی عذر کے کسی کو ناحق قتل کرنا چاہے، وہ کافر ہی کیوں نہ ہو سخت گناہ ہے، اور کسی ایمان والے کو قتل کرنا تو اس سے بھی بدترین ہے ایسے شخص کے بارے میں قرآن پاک میں بہت سخت وعید آئی ہے، ارشاد باری تعالی ہے ﴿ومن يقتل مؤمناً متعمداً فجزاؤه جهنم خالداً فيها وغضب الله عليه ولعنه وأعد له عذاباً عظيماً﴾ (النساء: ۹۳). اس آیت میں اللہ تعالی نے قاتل کو ہمیشہ جہنم کی، اپنے غضب، اپنی لعنت اور سخت عذاب کی وعید سنائی ہے، موجودہ دور میں انسانی جان کی قیمت چند ٹکوں کے برابر بھی نہیں سمجھی جاتی، ذرا ذرا سی بات پر اور دنیاوی چند سکوں کی خاطر کسی کے سہاگ کو اجاڑ دینا، معصوم بچوں کو یتیم کر دینا، بوڑھے ماں باپ کی آخری عمر کے سہاروں کو چھین لینا، اور تجارتی و کاروباری مراکز کو خاکستر کر دینا، ایک کھیل سا بن گیا ہے، اور قیامت کی علامات میں سے یہ علامت بھی سامنے آچکی ہے کہ نہ مرنے والے کو پتہ ہے کہ کس نے مارا اور کیوں مارا اور نہ ہی مارنے والے کو۔

**(۴) زنا:**

کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ زنا بھی ہے، جو عورت یا مرد اس بدترین گناہ میں مبتلا ہو، اس کے لیے احادیث مبارکہ میں سخت وعیدیں آئی ہیں، اور اگر اس عملِ بد کو پیشے کے طور پر کیا جائے'' جیسے موجودہ دور میں اس کا رواج عام ہو چکا ہے'' تو یہ دوہرا گناہ ہے اور ایسی کمائی بھی حرام ہے۔''شبِ معراج میں آپ ﷺ کا گذر ایسی عورتوں پر ہوا جو اپنے پستانوں سے (بندھی ہوئی) اور پیروں کے بل لٹکی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے جبرئیل امین علیہ السلام سے سوال کیا کہ یہ کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ زناکار عورتیں اور اپنی اولاد کو قتل کرنے والی عورتیں ہیں''۔

**(۵) قطع رحمی:**

اپنے اعزہ واقرباء اور اپنے متعلقین کے حقوقِ ضروریہ ادا نہ کرنا قطع رحمی ہے، مثلاً: سلام کا جواب نہ دینا، بیماری کے وقت عیادت نہ کرنا، چھینک کا جواب نہ دینا، فوت ہو جانے پر بلا عذر اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا وغیرہ، یہ سب درجہ بدرجہ قطع رحمی میں شامل ہیں، ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قطع رحمی کرنے والا (قانوناً، بغیر سزا کے) جنت میں نہیں جائے گا'' (بخاری و مسلم)

**(۶) ازار ”شلوار، پاجامہ“ ٹخنوں سے نیچے لٹکانا:**

مردوں کے لیے ٹخنوں سے نیچے شلوار، تہبند، پاجامہ، پینٹ، کرتا یا چوغہ وغیرہ لٹکانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے، ایک حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ: ”ٹخنوں سے نیچے جو تہبند (پاجامہ وغیرہ) ہو وہ دوزخ میں لے جانے والا ہے“۔ (مشکاۃ المصابیح: ۱/۳۷۲، قدیمی) تکبر کی نیت ہو یا نہ ہو ہر حال میں یہ گناہ ہے، اگر تکبر کی نیت ہو تو دوہرا گناہ ہے اور اگر نیت نہ بھی ہو تو اس فعل کا گناہ ہے۔

**(۷) والدین کی نافرمانی:**

والدین کی نافرمانی بہت سخت گناہ ہے، کئی احادیث میں والدین کی نافرمانی پر سخت وعیدیں آئی ہیں، ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان، اور شراب پینے والا جنت میں داخل نہ ہوگا“ (نسائی، دارمی)۔ قرآن پاک میں تو والدین کے سامنے ”اُف“ تک کہنے سے منع کیا گیا ہے، آج کل والدین کی نافرمانی، ان کے آگے بولنا، ان کے حقوق ادا نہ کرنا عام ہو گیا ہے، اس سے اجتناب از حد ضروری ہے، وگرنہ دنیا و آخرت کا وبال اس کا مقدر بنے گا۔

**(۸) شراب نوشی:**

شراب نوشی کی ایک وعید پیچھے گذر چکی، یہ صرف ایک گناہ کبیرہ ہی نہیں؛ بلکہ یہ بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے، اس کو ام الخبائث کہا گیا ہے، ایک حدیث پاک میں ہے کہ: ”میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے، اور شراب کو دوسرا نام دیں گے، اور ان کے سامنے ناچنے اور گانے والی عورتیں ہوں گی ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دیں گے یا ان کو بندر اور خنزیر بنا دیں گے“۔ لہذا شراب یا دیگر نشہ پیدا کرنے والی سب چیزیں مثلاً: وہسکی، ہیروئن، بھنگ، وغیرہ سب حرام ہیں۔ آج موجودہ دور میں اس حدیث کے مناظر پوری طرح ہمارے سامنے ہیں، اللہ تعالی ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

شب برارت کے فضائل والی احادیث میں مذکور تمام محروم رہ جانے والوں کا کچھ کچھ تذکرہ ہو گیا ان سب گناہوں سے جتنا جلد ہو سکے اور کم از کم شعبان کی پندرہویں رات سے پہلے پہلے توبہ کر کے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

**اکابرین امت کے اقوال:**

علامہ ابن الحاج مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”اس رات کے بڑے فضائل ہیں اور بڑی خیر

والی رات ہے، اور ہمارے اسلاف اس کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور اس رات کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کرتے تھے‘‘ (المدخل لابن الحاج: ۱/۲۹۹)

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے شاگرد ابن رجب حنبلی فرماتے ہیں کہ’’ شام کے مشہور تابعی خالد بن لقمان رحمہ اللہ وغیرہ اس رات کی بڑی تعظیم کرتے، اور اس رات میں خوب عبادت کرتے‘‘۔ (لطائف المعارف: ۱۴۴)

علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ’’ شعبان کی پندرہویں رات کو بیدار رہنا مستحب ہے‘‘ (البحر الرائق: ۲/۵۲)

علامہ حصکفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ’’ شعبان کی پندرہویں رات کو عبادت کرنا مستحب ہے‘‘ (الدر مع الرد: ۲/۲۴، ۲۵)

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ’’ بیشک یہ رات شب براءت ہے اور اس رات کی فضیلت کے سلسلے میں روایات صحیح ہیں‘‘ (العرف الشذی، ص: ۱۵۶)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ’’ اس رات بیدار رہنا مستحب ہے اور فضائل میں اس جیسی احادیث پر عمل کیا جاتا ہے، یہی امام اوزاعی کا قول ہے‘‘۔ (ما ثبت بالسنۃ، ص: ۳۶۰)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ’’ شب براءت کی اتنی اصل ہے کہ پندرہویں رات اور پندرہواں دن اس مہینے کا بزرگی اور برکت والا ہے‘‘۔ (بہشتی زیور، چھٹا حصہ، ص: ۶۰)

کفایت المفتی میں ہے کہ’’ شعبان کی پندرہویں شب ایک افضل رات ہے‘‘ (۱/۲۲۵، ۲۲۶)

فتاوی محمودیہ میں ہے کہ’’ شب قدر وشب براءت کے لیے شریعت نے عبادت، نوافل، تلاوت، ذکر، تسبیح، دعاء واستغفار کی ترغیب دی ہے‘‘۔ (۳/۲۶۳، جامعہ فاروقیہ کراچی)

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہ فرماتے ہیں کہ’’ واقعہ یہ ہے کہ شب براءت کے بارے میں یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اس کی کوئی فضیلت حدیث سے ثابت نہیں حقیقت یہ ہے کہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث مروی ہیں، جن میں اس رات کی فضیلت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے، ان میں بعض احادیث سند کے اعتبار سے بے شک کچھ کمزور ہیں؛ لیکن حضرات محدثین اور فقہاء کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر ایک روایت سند کے اعتبار سے کمزور ہو، لیکن اس کی تائید میں بہت سی احادیث ہوجائیں تو اس کی کمزوری دور ہوجاتی ہے‘‘ (اصلاحی خطبات: ۴/۲۶۳ تا ۲۶۵، ملخصاً)

**شب براءت کی رسومات اور بدعات:**

اس رات میں حد سے زیادہ عبادت کرنا، مسجدوں میں اجتماعی شب بیداری کرنا، مخصوص قسم کے مختلف طریقوں سے نوافل پڑھنا، جن کی شریعت میں کوئی اصل نہیں، نوافل وتسبیح تراویح کی جماعت کروانا، اسپیکر پر نعت خوانی وغیرہ کرنا، ہوٹلوں اور بازاروں میں گھومنا، حلوہ پکانے کو ضروری سمجھنا، خاص اس رات میں ایصال ثواب کو ضروری سمجھنا، قبرستان میں چراغ جلانا، اس رات سے ایک دن پہلے عرفہ کے نام سے ایک رسم، اس رات میں گھروں میں روحوں کے آنے کا عقیدہ، فوت شدہ شخص کے گھر جانے کو ضروری سمجھنا، کپڑوں کا لین دین، بیری کے پتوں سے غسل کرنا، گھروں میں چراغاں کرنا، گھروں اور مساجد کو سجانا، اوران سب سے بڑھ کر اس رات میں آتش بازی کرنا، مذکورہ تمام امور شریعت کے خلاف ہیں، ان کا کوئی ثبوت نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین سے نہیں ملتا؛ اس لیے ان تمام بدعات ورسومات کا ترک اور معاشرے سے ان کو مٹانے کی کوشش کرنا ہر ہر مسلمان پر بقدرِ وسعت فرض ہے۔

**شب براءت میں کرنے کے کام:**

آخر میں اس مبارک رات میں کرنے والے کیا کیا کام ہیں؟ ان کا ذکر کیا جاتا ہے؛ تاکہ افراط وتفریط سے بچتے ہوئے اس رات کے فضائل کو سمیٹا جاسکے:

۱- نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کو باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرنا۔

۲- اس رات میں عبادت کی توفیق ہو یا نہ ہو، گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا، بالخصوص ان گناہوں سے جو اس رات کے فضائل سے محرومی کا سبب بنتے ہیں۔

۳- اس رات میں توبہ واستغفار کا خاص اہتمام کرنا اور ہر قسم کی رسومات اور بدعات سے اجتناب کرنا۔

۴- اپنے لیے اور پوری امت کے لیے ہر قسم کی خیر کے حصول کی دعاء کرنا۔

۵- بقدرِ وسعت ذکر اذکار، نوافل اور تلاوت قرآن پاک کا اہتمام کرنا۔

۶- اگر بآسانی ممکن ہو تو پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا۔

واضح رہے کہ مذکورہ تمام اعمال شب براءت کا لازمی حصہ نہیں؛ بلکہ ان کا ذکر محض اس لیے ہے کہ ان میں مشغولی کی وجہ سے اس رات کی منکرات سے بچا جاسکے۔

❁ ❁ ❁